## سوال

ءاف حرا78ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پوجا کرے، ان کے گرد طواف کرے، اور قبر والوں سے دعا کرے، ان کے لیے نذر مانے یا اس قسم کی دیگر عبادات بجالائے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

،بہت عظیم سوال ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی توفیق ومدد کے ساتھ اس کا جواب قدرے تفصیل کے ساتھ دیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اصحاب قبور کی درج ذیل دو قسمیں ہیں :

### ں قسم :

م پر خاتمہ ہوا ہو اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہوں، ایسے شخص کے لیے خیر و بھلائی کی امید ہے، لیکن وہ اس بات کا بھی محتاج ہے کہ مسلمان بھائی اس کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے مغفرت و رحمت سے سرفراز فرمائے۔ ایسا شخص حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے عموم میں داخل ہے :

وَالَّذينَ جاءو مِن بَعدِهِم يَقولونَ رَبَّنَا اغفِر لَنا وَلِإِخوٰنِنَا الَّذينَ سَبَقونا بِالإيمـٰنِ وَلا تَجعَل فى قُلوبِنا غِلًّا لِلَّذينَ ءامَنوا رَبَّنا إِنَّكَ رَءوفٌ رَحيمٌ ١٠... سورة الحشر

مار) کے بعد آئے (اور) وہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو، جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں، معاف فرما اور مومنوں کے لیے ہمارے دل میں کینہ (وحسد) پیدا ہونے نہ دے۔ اے ہمارے پروردگار! تو بڑا شفقت کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

وفوت ہوگیا ہو، وہ خود کسی کو کوئی نفع نہیں دے سکتا، کیونکہ وہ خود ایک بے جان لاشہ ہے۔ وہ اپنی یا کسی کی تکلیف کو دور کرنے کی قطعاً کوئی استطاعت نہیں رکھتا اور نہ اپنے آپ کو یا کسی کو کوئی نفع پہنچا سکتا ہے، لہٰذا وہ اس بات کا محتاج ہے کہ اس کے مسلمان بھائی اسے نفع پہنچائیں وہ خود اپنے مسلمان بھائیوا

### سری قسم :

ں کی ہے جن کے افعال ایسے فسق و فجور تک پہنچ گئے ہوں جن کی وجہ سے انسان ملت اسلامیہ سے خارج ہوجاتا ہو، مثلاً: وہ لوگ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اولیاء ہیں، غیب جانتے ہیں، بیماری سے شفا عطا کرسکتے ہیں اور وہ مختلف طریقوں سے نفع پہنچاتے ہیں، جو حسی اور شرعی طور پر معلوم نہیں، تو ایسے لوگ

ماكانَ لِلنَّبِىِّ وَالَّذينَ ءامَنوا أَن يَستَغفِروا لِلمُشرِكينَ وَلَو كانوا أُولى قُربىٰ مِن بَعدِ ما تَبَيَّنَ لَهُم أَنَّهُم أَصحـٰبُ الجَحيمِ ١١٣ وَما كانَ استِغفارُ إِبرٰهيمَ لِأَبيهِ إِلّا عَن مَوعِدَةٍ وَعَدَها إِيّاهُ فَلَمّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنهُ إِنَّ إِبرٰهيمَ لَأَوّٰهٌ حَليمٌ ١١٤... سورة التوبة

یں جب ان پر ظاہر ہوگیا کہ مشرک اہل دوزخ ہیں، تو ان کے لیے بخشش کی دعاء مانگیں، گو وہ ان کے قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اور ابراہیم (علیہ السلام) کا اپنے باپ کے لیے بخشش مانگنا تو ایک وعدے کے سبب تھا، جو وہ اس سے کر چکے تھے، لیکن جب ان کو معلوم ہوگیا کہ وہ اللہ کا پکا دشمن ہے تو اس سے

ی کو نہ نقصان پہنچاسکتے ہیں اور نہ نفع اور نہ ہی کسی کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے امیدیں وابستہ کرے۔ اگر ایسا ہو کہ کسی شخص کو ان کی کچھ کرامات نظر آتی ہوں، مثلاً: یہ کہ اس نے ان کی قبروں میں نور دیکھا ہو یا ان کی قبروں سے اچھی خوشبو وغیرہ محسوس کی ہو جب کہ ان کے بارے میں مشہور یہ ہو کہ

لمان بھائیوں کو خبردار کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے وابستہ نہ ہوں، کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، تمام امور کا انجام اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کسی مجبور و مضطر کی دعا سن سکتا ہے نہ اس کی تکلیف دور کرسکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَما بِكُم مِن نِعمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ثُمَّ إِذا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيهِ تَجـَٔرونَ ٥٣... سورة النحل

ں تم کو میسر ہیں، وہ سب اللہ کی طرف سے ہیں، پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کے آگے تم نالہ و فریاد کرتے ہو۔''

بھائیوں کو میری یہ بھی نصیحت ہے کہ دین کے بارے میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی بھی تقلید یا اتباع نہ کریں، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

لَقَد كانَ لَكُم فى رَسولِ اللَّهِ أُسوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَن كانَ يَرجُوا اللَّهَ وَاليَومَ الءاخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثيرًا ٢١... سورة الأحزاب

اللہ (کی ذات) میں بہترین نمونہ ہے۔ ہر اس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملاقات) اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ں إِن كُنتُم تُحِبّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعونى يُحبِبكُمُ اللَّهُ... ٣١... سورة آل عمران

ں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا۔''

م مسلمانوں کے لیے یہ واجب ہے کہ وہ ولایت کا دعویٰ کرنے والے کے اعمال کا کتاب و سنت کی روشنی میں جائزہ لیں۔ اگر وہ کتاب و سنت کے مطابق ہوں تو امید کی جاسکتی ہے کہ وہ اولیاء اللہ میں سے ہو اور اگر وہ کتاب و سنت کے مخالف ہوں تو پھر ایسا شخص اولیاء اللہ میں سے ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اللہ

أَلا إِنَّ أَولِياءَ اللَّهِ لا خَوفٌ عَلَيهِم وَلا هُم يَحزَنونَ ٦٢ الَّذينَ ءامَنوا وَكانوا يَتَّقونَ ٦٣... سورة يونس

بے شک جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ (یعنی) وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کو اپنا شیوہ زندگی بنا کر ڈرتے اور خوف کھاتے رہے۔''

ں جو شخص مومن اور متقی ہو وہ اللہ کا ولی ہوگا اور جو مومن اور متقی نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہر گز نہیں ہو سکتا۔ اگر اس میں ایمان و تقویٰ کا کچھ حصہ ہو تو اس میں ولایت کا بھی کچھ حصہ ہو سکتا ہے لیکن کسی شخص کے بارے میں پورے وثوق کے ساتھ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے بلکہ عمومی طور پر ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ جو مومن ا

ونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ بسا اوقات ان جیسے امور کے ساتھ انسان کی آزمائش بھی کرتا ہے۔ انسان کسی قبر کے ساتھ وابستہ ہو کر صاحب قبر سے دعا کرتا یا اس کی مٹی کو تبرک کے طور پر لے لیتا ہے اور بظاہر اس سے اس کا مطلوب حاصل بھی ہو جاتا ہے، لیکن در حقیقت یہ بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی

وَمَن أَضَلُّ مِمَّن يَدعوا مِن دونِ اللَّهِ مَن لا يَستَجيبُ لَهُ إِلىٰ يَومِ القِيـٰمَةِ وَهُم عَن دُعائِهِم غـٰفِلونَ ٥ وَإِذا حُشِرَ النّاسُ كانوا لَهُم أَعداءً وَكانوا بِعِبادَتِهِم كـٰفِرينَ ٦ ... سورة الأحقاف

ں شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے اور اس کو ان کے پکارنے ہی کی خبر نہ ہو اور جب لوگ جمع کیے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور وہ ان کی پرستش سے انکار کریں گے۔''

فرمایا:

وَالَّذينَ يَدعونَ مِن دونِ اللَّهِ لا يَخلُقونَ شَيـًٔا وَهُم يُخلَقونَ ٢٠ أَموٰتٌ غَيرُ أَحياءٍ ۖ وَما يَشعُرونَ أَيّانَ يُبعَثونَ ٢١ ... سورة النحل

وں کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کوئی چیز بھی تو تخلیق نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود تخلیق شدہ ہوتے ہیں، (وہ) مردہ ہیں زندہ نہیں۔ انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔''

کی اور بھی بہت سی آیات کریمہ ہیں جو اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ کے سوا جس کسی کو بھی پکارا جائے وہ پکار کو قبول نہیں کر سکتا اور نہ ہی پکارنے والے کو کوئی نفع پہنچا سکتا ہے، یہ اور بات ہے کہ غیر اللہ کو پکارنے کی صورت میں کبھی امتحان و آزمائش کے طور پر مطلوب حاصل ہو جاتا ہے۔ ہم یہاں یہ عرض کر

صحاب سبت کو دیکھیے جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن میں مچھلیوں کے شکار کو حرام قرار دیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اس طرح آزمائش میں مبتلا کر دیا کہ ہفتے کے دن مچھلیاں بہت کثرت کے ساتھ آتی تھیں اور باقی دنوں میں چھپ جاتی تھیں۔ جب یہ صورت حال خاصے طویل عرصے تک رہی تو وہ کہنے

وَسـَٔلهُم عَنِ القَريَةِ الَّتى كانَت حاضِرَةَ البَحرِ إِذ يَعدونَ فِى السَّبتِ إِذ تَأتيهِم حيتانُهُم يَومَ سَبتِهِم شُرَّعًا وَيَومَ لا يَسبِتونَ ۙ لا تَأتيهِم ۚ كَذٰلِكَ نَبلوهُم بِما كانوا يَفسُقونَ ١٦٣ ... سورة الأعراف

ینہ) سے اس قصبے کا حال تو پوچھو جو سمندر کے کنارے واقع تھا۔ جب یہ لوگ ہفتے کے دن کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے لگے، ان کے ہفتے کے دن مچھلیاں ان کے سامنے پانی کے اوپر اترا آتیں اور جب ہفتے کا دن نہ ہوتا تو نہ آتیں۔ اسی طرح ہم ان لوگوں کو ان کی نافرمانیوں کے سبب آزمائش میں ڈالنے

فرمایا:

وَلَقَد عَلِمتُمُ الَّذينَ اعتَدَوا مِنكُم فِى السَّبتِ فَقُلنا لَهُم كونوا قِرَدَةً خـٰسِـٔينَ ٦٥ فَجَعَلنـٰها نَكـٰلًا لِما بَينَ يَدَيها وَما خَلفَها وَمَوعِظَةً لِلمُتَّقينَ ٦٦ ... سورة البقرة

وب جانتے ہو جو تم میں سے ہفتے کے دن (مچھلی کا شکار کرنے) میں حد سے تجاوز کر گئے تھے تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل و خوار بندر ہو جاؤ، پھر ہم نے اس قصے کو اس وقت کے لوگوں کے لیے اور ان کے بعد آنے والوں کے لیے عبرت اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت بنا دیا۔''

دیکھئے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اس دن ان مچھلیوں تک رسائی کو کیسے آسان بنا دیا تھا جس دن ان کے لیے شکار کو ممنوع قرار دے دیا گیا تھا؟ لیکن۔ العیاذ باللہ۔ ان لوگوں نے صبر نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کام کو حلال قرار دینے کے لیے حیلہ و بہانہ تراش لیا۔

کا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس واقعہ سے تقابل کیجئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کی اس طرح آزمائش کی کہ حالت احرام میں ان کے لیے شکار کرنے کو حرام قرار دے دیا، حالانکہ شکار ان کی زد میں تھا، لیکن انہوں نے شکار کرنے کی جرأت نہ کی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرما دیا تھا۔ ارشاد باری تع

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لَيَبلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَىءٍ مِنَ الصَّيدِ تَنالُهُ أَيديكُم وَرِماحُكُم لِيَعلَمَ اللَّهُ مَن يَخافُهُ بِالغَيبِ ۚ فَمَنِ اعتَدىٰ بَعدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذابٌ أَليمٌ ٩٤ ... سورة المائدة

، جن کو تم ہاتھوں اور نیزوں سے پکڑ سکو، ضرور تمہاری آزمائش کرے گا (یعنی حالت احرام میں شکار کی ممانعت سے) تاکہ معلوم کرے کہ اس سے غائبانہ کون ڈرتا ہے، تو جو اس کے بعد حد سے گزرے، اس کے لیے دکھ دینے والا عذاب (تیار) ہے۔''

ضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں کی پہنچ میں تھا، وہ اسے بآسانی شکار کر سکتے تھے لیکن وہ اللہ سے ڈر گئے اور انہوں نے قطعاً کسی قسم کا کوئی شکار نہ کیا۔

ی طرح ہر انسان کے لیے یہ واجب ہے کہ جب اس کے لیے کسی حرام فعل کے اسباب میسر ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس حرام فعل کا ارتکاب نہ کرے اور اس بات کو خوب جان لے کہ حرام فعل کے لیے اسباب و وسائل کا میسر آنا در حقیقت آزمائش اور امتحان ہے، لہٰذا حرام فعل کے ارتکاب سے

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 152

محدث فتویٰ